وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے بینک انٹرسٹ کو ربا قرار دینا اہم ترین واقعہ ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کی ناموس کی حفاظت ہر مسلمان کے ایمان کا جز ہے

فرقہ واریت کے خاتمے کیلئے قائم کردہ کمیٹی کی سربراہی سے معذرت کے باوجود یہ بھاری ذمہ داری مجھ پر ڈال دی گئی

پونم کی طرف سے منظور کردہ قرارداد میں ملک کے نام سے "اسلامی" کا لفظ حذف کرنے کا مطالبہ افسوسناک ہے

فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے علماء کمیٹی کے قیام کا پس منظر

مسجد دارالسلام باغ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے ۲/ اپریل ۹۹ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

مرتب : نعیم اختر عدنان

حمد و ثنا' تلاوت آیات اور ادعیۂ ماثورہ کے بعد فرمایا :

میری آج کی گفتگو میں دو باتیں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں. جبکہ دو ہی باتیں ضمنی نوعیت کی ہیں۔ پہلی بات تو عید الاضحیٰ کے موقع پر کئے گئے خطاب کا اعادہ اور تسلسل ہے' وہ یہ کہ پاکستان سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ میں آج کل وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے کے خلاف دائر کردہ اپیلوں کو سنا جا رہا ہے جس میں بینک انٹرسٹ کو ربا قرار دیتے ہوئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس فیصلے کے خلاف مجموعی طور پر ایک سو ساٹھ اپیلیں کی گئی ہیں جن میں اہم ترین حیثیت وفاقی حکومت کی طرف سے دائر کردہ اپیل کو حاصل ہے۔ میاں محمد نواز شریف نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ اپیل اپنے گزشتہ دور حکومت میں دائر کی تھی۔ اس اہم ترین کیس کی سماعت کے دوران فاضل بینچ کے جج صاحبان کی طرف سے جو ریمارکس دیئے جا رہے ہیں' ان سے بہت اچھی امیدیں بندھ گئی ہیں۔ ان ہی ججوں میں ایک جج صاحب کا یہ جملہ بھی اخبارات میں رپورٹ ہوا ہے کہ "سودی نظام کے خلاف بڑا اور بھاری پتھر ہم ماریں گے۔" شریعت اپیلٹ بینچ کے فاضل جج صاحبان کی اس رائے پر یہی عرض کیا جا سکتا ہے کہ ؏

"تیری آواز مکے اور مدینے"۔

آپ کو یاد ہو گا کہ اسی حوالے سے ہم نے قومی اخبارات میں عید سے ایک روز قبل اشتہار بھی شائع کرایا تھا۔ جس میں مسلمانان پاکستان سے یہ کہا گیا تھا کہ مسلمانان پاکستان! آیئے کہ نماز عید الاضحیٰ کے مبارک موقع پر ہم سب اللہ تعالیٰ سے اجتماعی دعا کریں کہ : موجودہ عالمی مالیاتی استعمار کے بنیادی ہتھکنڈے یعنی یہودیوں کے قائم کردہ سود پر مبنی بینکاری نظام کی لعنت سے عالم انسانی کو نجات دلانے کے ضمن میں "پہلا اور بڑا پتھر" سلطنت خداداد پاکستان ہی میں مارا جائے! چنانچہ اللہ تعالیٰ ہماری عدالت عظمیٰ کو بھی ہمت دے کہ "بینک انٹرسٹ" کو "ربٰوا" قرار دینے کے فیصلے کو نہ صرف برقرار رکھے بلکہ مزید مؤکد و محکم کر دے اور حکومت پاکستان کو بھی توفیق دے کہ اس پر

منبر و محراب

کسی مزید لیت و لعل کے بغیر فوری طور پر عملدرآمد کا راستہ اختیار کرے۔

آمین یا رب العالمین!

عید الاضحیٰ کے خطاب میں بھی میں نے اسی حوالے سے چند باتیں کہی تھیں جن کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی تاریخ میں بہت سے واقعات ایسے بھی رونما ہوئے ہیں جن کے اثرات بڑے گہرے اور دُور رس نتائج کے حامل تھے۔ اگر غور کیا جائے تو جس وقت ایسا کوئی اہم اور بڑا واقعہ عالم اسباب میں ظہور پذیر ہو رہا تھا' اس وقت آس پاس کے ممالک کے لوگوں کو شاید اس کی خبر ہی نہ ہوئی ہو کہ کوئی واقعہ بھی ہوا ہے؟ جب سو برس کا بوڑھا باپ ابراہیمؑ اپنے اکلوتے لخت جگر اسماعیلؑ کو اللہ کے حکم سے ذبح کرنے کے لئے آمادہ ہو گیا تھا تو اس وقت کتنے لوگوں کو اس واقعے کی اہمیت کا احساس و ادراک ہوا ہو گا! کس کو یہ اندازہ ہو گا کہ یہ واقعہ حج جیسی عالمگیر عبادت کے اہم رکن کی حیثیت اختیار کر جائے گا اور پھر حج کے اس رکن یعنی قربانی کی توسیع کے طور پر دُنیا کے کروڑوں انسان ہر سال اس عظیم واقعہ کی یاد میں جانوروں کی گردنوں پر چھری چلا کر حاجیوں کے ساتھ اس عمل میں شریک ہوا کریں گے۔ اسی طرح آج سے چودہ سو برس قبل اسی ریگزار عرب میں صرف ۲۳ برس کی قلیل مدت میں دنیا کا عظیم ترین اور ہمہ گیر انقلاب برپا ہوا' حالانکہ ایران اور روما کی دو سپر طاقتیں جزیرہ نمائے عرب یعنی حجاز کے سر پر سوار تھیں لیکن انہیں پتا بھی نہ چلا کہ ان کی تباہی کا سامان ہو چکا ہے۔ اسی طرح کا معاملہ ہندوستان کی تقسیم کے نتیجے میں پاکستان کے نام سے مملکت خداداد کے قیام کا بھی ہے۔ یہ دنیا کے نقشے پر واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا حالانکہ برعظیم کے مسلمان ہر لحاظ سے ہندو کے مقابلے میں پسماندہ تھے اور ہندو کسی صورت ملک کی تقسیم پر تیار نہ تھا۔ اس لئے میں پاکستان کے قیام کو معجزے سے تعبیر کرتا ہوں۔ قیام پاکستان کے بعد جب پوری دنیا میں سیکولرزم کا ڈنکا بج رہا تھا' عین اس وقت اس عظیم مملکت کی دستور ساز اسمبلی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے اصول کو تسلیم کرنے پر مبنی قرارداد مقاصد منظور کرتی ہے' یوں دنیا کے راگ سے ایک بالکل مختلف راگنی الاپی گئی۔ اگرچہ دنیا کو اس وقت اس قرارداد کی اہمیت معلوم نہ تھی لیکن آنے والی تاریخ نے ثابت کیا کہ پاکستان کا اٹھنے والا ہر قدم اسے بتدریج آنحضورؐ کی عالمی غلبہ دین کی پیشین گوئیوں کے مطابق کوئی اہم رول ادا کرنے کی طرف لے جا رہا ہے۔

اب بینک انٹرسٹ کو ربا قرار دینا اہم ترین واقعہ کی حیثیت رکھتا ہے' اگرچہ ایسے واقعات کی رفتار بہت ہی سست ہوتی ہے اور اس سست روی کی وجہ سے بعض اوقات طبیعت میں تکدر اور مایوسی کا عنصر بھی جنم لیتا ہے۔

وہ اس لئے کہ انسان طبعی اعتبار سے جلد باز واقع ہوا ہے۔ چنانچہ وہ چاہتا ہے کہ ایسے خوش کن واقعات کا ظہور جلدی جلدی ہو' جبکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقویم کا معاملہ انسانی سوچ اور خواہش سے مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک دن انسانوں کے ہزار سال کے مساوی ہے' لہٰذا انسان اللہ تعالیٰ کی تقویم کے ساتھ کیسے اور کیونکر ہم آہنگ ہو؟ اس لئے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ پیش رفت تو ہو رہی ہے اگرچہ یہ کچھوے کی چال سے مشابہ ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو اگر سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بینچ نے برقرار رکھنے کا فیصلہ صادر کر دیا کہ بینک انٹرسٹ سود ہے اور سود حرام ہے تو پھر حکومت کو لامحالہ سودی نظام کو ختم کر کے متبادل نظام لانا پڑے گا۔ نیز شریعت اپیلٹ بینچ کا یہ فیصلہ ان شاء اللہ عالمی سطح پر بھی بہت بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ کیونکہ اس وقت پوری دنیا یہود کے عالمی مالیاتی استعماری نظام کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے اور ان کا سب سے بڑا ہتھکنڈا یہی سود ہے۔ چنانچہ یہودیوں کے قائم کردہ سودی نظام کو "رجم" کرنے کا آغاز اگر پاکستان سے ہو جائے' جس کا پاکستان "اہل" بھی ہے اور "احق" بھی تو اس اقدام سے یہود کے مسلط کردہ عالمی مالیاتی نظام کے زمیں بوس ہونے کا راستہ کھل جائے گا۔

سود پر رقم دینے کے حوالے سے قرآن مجید کی سورۃ روم میں یہ رہنمائی دی گئی ہے کہ "کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عالم انسانیت میں جس کی چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ماننے والے ہیں"۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر تمام انسان مالی اعتبار سے یکساں حیثیت کے حامل ہوتے تو دنیا کا کاروبار حیات کیسے چلتا! بقول شاعر ؎

تو بھی رانی میں بھی رانی
کون بھرے گا پانی

والا معاملہ ہو جاتا۔

اسی لئے قرآن مجید میں کئی مقامات پر انسانوں کے مابین موجود فرق و تفاوت کا فلسفہ اور حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کے لئے کام کر سکو۔ انسانوں کے مابین فرق و اختلاف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات اور نشانیاں قرار دیا ہے چنانچہ جیسے مالی اعتبار سے تمام انسان یکساں حیثیت کے حامل نہیں ہیں اسی طرح ذہنی اور فکری صلاحیتوں کے اعتبار سے بھی انسانوں میں فرق ہے۔ یہی معاملہ جسمانی صلاحیتوں کا بھی ہے۔ ویسے بھی انسان یکسانیت سے اکتا جاتا ہے۔ بہرحال رزق کی فراخی اور تنگی کا قرآن میں یہ فلسفہ دیا گیا ہے کہ جن کو کھلا اور کشادہ رزق دیا گیا ہے' وہ معیشت کی تنگی میں مبتلا لوگوں پر اپنا مال خرچ کریں۔ اور مال کو "الاقرب فالاقرب" کے اصول کے تحت تقسیم کیا جائے۔ قرآن مجید زائد از ضرورت مال کو "فضل" قرار دیتا ہے جبکہ مارکس اسے "Surplus value" کا نام دیتا ہے۔ ضرورت سے زائد مال کا مصرف قرآن مجید کی رو سے یہ ہے کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو اپنی فاضل دولت کو ضرورت مندوں میں تقسیم کر دے۔ لیکن اگر کسی شخص میں یہ حوصلہ نہیں ہے تو پھر اس کے لئے دوسرا درجہ یہ ہے کہ ضرورت مند کو قرض حسنہ کے طور پر اپنا مال دے تاکہ وہ بھی زندگی کی گاڑی کو رواں دواں رکھ سکے لیکن اگر کوئی شخص اس درجے کو حاصل کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے تو پھر آخری درجے میں ایسے شخص کے لئے مضاربت کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ وہ کسی ایسے شخص کو اپنی رقم برائے تجارت دے دے جو کاروبار یا تجارت تو کر سکتا ہو مگر اس کے پاس رقم نہ ہو۔ البتہ مضاربت کا اسلامی اصول یہ ہے کہ اگر کاروبار میں نفع ہو جائے تو طے شدہ معاہدہ کے مطابق منافع باہم تقسیم ہو جائے گا لیکن اگر کاروبار یا تجارت میں نقصان ہو گیا تو یہ سارے کا سارا نقصان صاحب سرمایہ کو ہو گا اور کام کرنے والے یعنی "عامل" پر کوئی تاوان عائد نہیں ہو گا۔ اس سے آگے سود کا درجہ ہے یعنی اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کو اپنے مال کے عوض طے شدہ شرح کے مطابق منافع ملنا چاہئے' خواہ کاروبار کرنے والے کو نقصان ہی کیوں نہ ہو' قرآن نے اسے "ربا" یعنی سود کہہ کر حرام قرار دیا ہے' بلکہ اسلام میں سود سے زیادہ حرام شے کوئی اور موجود نہیں۔ آنحضور ﷺ نے سود کے گناہ کو ستر حصوں میں منقسم بتا کر اس کی کمترین صورت کو ماں کے ساتھ زنا سے بھی زیادہ برا قرار دیا ہے۔

اسی سودی نظام کی بدولت سرمایہ دار اپنے سرمایہ کے بل پر لوگوں کی محنت و مشقت کا بدترین استحصال کرتا ہے۔ یہودی اسی سودی ہتھکنڈے کے ذریعے پوری دنیا کو اپنا معاشی غلام بنانا اور "عظیم تر اسرائیل" قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہود کی اصل خواہش اور نصب العین یہ ہے کہ وہ اپنے سودی مالیاتی نظام کے ذریعے پوری دنیا کو اپنے شکنجے میں جکڑ لیں۔

مشہور امریکی سیاست دان اور مصنف بنجمن فرینکلن نے ۱۷۵۶ء میں امریکی قوم سے خطاب میں اس امر کا اظہار کیا تھا کہ

"اے ہم وطنو! طے کر لو کہ امریکہ میں یہود کو آباد نہیں ہونے دینا' اس لئے کہ یہودی خون چوسنے والی چمگادڑیں ہیں..... اگر تم نے یہود کو یہاں سے نہ نکالا تو تمہاری اولادیں تمہارے مرنے کے بعد تم پر لعنت کریں گی۔ یہودی قوم اگر دس نسلوں تک بھی ہمارے ساتھ آباد رہے پھر بھی یہ ہمارا حصہ نہیں بن سکتے۔ چند نسلوں کے بعد تمہارے بچے تو کھیتوں اور فیکٹریوں میں کام کر رہے ہوں گے مگر یہودی عالی شان دفاتر میں بیٹھ کر اپنی دولت گن رہے ہوں گے"۔

اس وقت امریکی قوم اسی صورت حال سے دوچار ہے۔

ان حالات میں پاکستان سپریم کورٹ نے اگر سود کے خلاف فیصلہ دے دیا تو یہ پوری دنیا کو استحصالی نظام سے نجات دلانے کا موجب ہو گا۔ چنانچہ ہماری حکومت کو عدالت کا فیصلہ آتے ہی سود کا متبادل نظام رائج کر دینا چاہئے کیونکہ ملک میں نئے مالیاتی نظام کے قیام کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات بھی موجود ہیں' علاوہ ازیں ضیاء الحق مرحوم نے بھی معیشت کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ایک کمیشن قائم کیا تھا' اس کی سفارشات کو بھی مدنظر رکھا جا سکتا ہے اور خود میاں محمد نواز شریف نے بھی راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں بھی ایک کمیشن قائم کیا تھا جو اپنی حتمی سفارشات حکومت کو پیش کر چکا ہے لہٰذا ان سفارشات کی روشنی میں اسلام کے مالیاتی نظام کی ابتداء کر دی جائے تاکہ سودی نظام کے خاتمے کی طرف فیصلہ کن مرحلے کا آغاز ہو سکے!

میری آج کی گفتگو کی دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ ۷/ مارچ کو فیصل آباد میں متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کی تشکیل کے ضمن میں منہاج محمدیؐ کانفرنس تھی' اس روز مولانا ضیاء القاسمی صاحب خاص طور پر مجھ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ کی حیثیت سے اپنی جماعت کے کارکنوں پر حکومت کی طرف سے ہونے والے مظالم اور ناانصافیوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ میں سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھاؤں۔ میں مولانا کی اس بات سے حیران بھی ہوا کہ مجھے اور میری جماعت تنظیم اسلامی کو ملک میں ایسی کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہیں ہے' کہ ہم اس حوالے سے کوئی اہم کردار ادا کر سکیں۔ تاہم مولانا ضیاء القاسمی نے جس دلسوزی سے گفتگو کی' اس بناء پر میں نے اس معاملے پر غور و خوض کا وعدہ کر لیا۔ بعد ازاں کراچی اور لاہور میں اسی سلسلے کی منعقد ہونے والی کانفرنسوں کے ضمن میں خاصی مصروفیت رہی تاہم ۲۳/ مارچ کو تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس مشاورت کے اجلاس میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا۔ جس میں یہ تجویز سامنے آئی کہ میاں محمد شریف صاحب کو اسی حوالے سے ایک خط تحریر کر دیا جائے' تاکہ مولانا ضیاء القاسمی اور میاں محمد شریف صاحب کی براہ راست ملاقات کی راہ ہموار ہو جائے۔

چنانچہ میں نے میاں شریف صاحب کے نام ایک مختصر خط ارسال کر دیا جس میں لکھا تھا کہ حکومت کے بعض اقدامات اور پالیسیوں کے بارے میں میری تنقیدیں اور تلخ تبصرے اپنی جگہ لیکن آپ ازراہِ کرم وزیر اعظم نواز شریف سے کہیں کہ وہ ایک بار مولانا ضیاء القاسمی سے ملاقات کر کے ان کا موقف ضرور سن لیں۔ اگلے روز خلاف توقع میاں محمد شریف صاحب اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف قرآن اکیڈمی تشریف لے آئے۔ میاں محمد شریف صاحب نے مجھ سے ملاقات کے دوران اس خواہش کا اظہار کیا کہ مولانا ضیاء القاسمی سے ان کی ملاقات میری وساطت سے ہونی چاہئے۔ "جو بولے وہی کنڈا کھولے" کے مصداق گویا میں اس معاملے میں "پھنس" گیا۔ چنانچہ عید کے دوسرے روز راولپنڈی میں سپاہ صحابہؓ کے وفد کے ساتھ میاں شریف صاحب سے ملاقات کا پروگرام طے پا گیا۔ اس ملاقات میں میاں محمد شریف کے ساتھ ان کے دونوں بیٹے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور میاں شہباز شریف بھی موجود تھے۔ اس ملاقات کے دوران دو باتیں سامنے آئیں۔ ایک یہ کہ ملکی سطح پر ایسا قانون بنا دیا جائے کہ جو شخص بھی خلفاء راشدینؓ، صحابہ کرامؓ اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور اہل بیت اطہار کی توہین کا ارتکاب کرے اسے سخت سے سخت سزا دی جائے۔ دوسرے یہ کہ کسی پر تکفیر کا فتویٰ لگانے کے لئے لازم ہو کہ وہ عدالت میں اپنا موقف ثابت کرے بصورت دیگر مدعی کو سخت ترین سزا دی جائے۔

یہ بات بھی سامنے آئی کہ قائد اعظم کی توہین پر دس سال قید کی سزا کا قانون موجود ہے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا معاملہ تو اس سے کئی گنا اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا اس کے لئے سخت تر سزا ہونی چاہئے۔ مولانا قاسمی صاحب نے سزا کی مدت ۱۴ سال تجویز کی، جس پر صاحبانِ اقتدار نے آمادگی کا اظہار کیا۔ البتہ ان تجاویز کی روشنی میں طے پایا کہ تمام مکاتب فقہ پر مشتمل نمائندہ علماء کی کمیٹی تشکیل دی جائے۔ وہیں یہ بات بھی رکھی گئی کہ اس کمیٹی کی سربراہی بھی میں ہی قبول کروں اور میری معذرت کے باوجود مجھ پر یہ کڑی اور بھاری ذمہ داری عائد کر دی گئی۔

جمعرات یکم اپریل کو وزیر اعظم ہاؤس میں اس کمیٹی کا پہلا باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں طے پایا کہ اگر یہ کمیٹی متفقہ طور پر کسی نتیجے پر پہنچ جاتی ہے تو ان سفارشات کی روشنی میں حکومت مطلوبہ قانون سازی کر دے گی اور یوں فرقہ واریت کے حوالے سے ہونے والے جلسے، جلوس، اشتہارات وغیرہ سب کا از خود توڑ ہو جائے گا۔ کچھ لوگوں کی رائے یہ تھی کہ تشدد کے ذریعے اس مسئلے کا حل کیا جائے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے جسے تشدد کے ذریعے روکا جا سکے۔ اس لئے کہ یہ معاملہ ؎ "بڑھتا ہے ذوقِ جرم یہاں ہر سزا کے بعد" کی طرح کا ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکریم اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی ناموس کی حفاظت تو دین و ایمان کا معاملہ ہے۔ اس قسم کے معاملات میں غازی علم الدین شہید جیسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو پھانسی کی سزا کو بھی اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ کا حل تشدد نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم، امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور اہل بیت کی تقدیس کے احترام کا قانون بنانے ہی سے یہ مسئلہ حل ہو گا۔ آپ سب لوگ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعا کریں کہ

(باقی صفحہ ۹ پر)

میاں محمد شریف صاحب کے نام امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے مذکورہ خط کی نقل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۶-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

۲۵/مارچ ۹۹ء

بخدمت گرامی محترمی و مکرمی میاں محمد شریف صاحب، زید لطفہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

مجھے گمان ہے کہ میری بعض حالیہ آراء سے آپ قدرے ناخوش ہوئے ہوں گے۔ لیکن ساتھ ہی یہ اطمینان بھی ہے کہ آپ کو یہ یقین بھی حاصل ہو گا کہ میری جو بھی اختلافی آراء سامنے آئی ہیں ان کی بنیاد خلوص اور خیر خواہی پر ہے، معاذ اللہ کسی بغض یا عداوت پر نہیں!

یہ عریضہ بالخصوص سپاہ صحابہؓ سے متعلق ارسال خدمت ہے۔

میں ۷، ۸/مارچ کو فیصل آباد میں تھا۔ وہاں مولانا ضیاء القاسمی مدظلہ، اپنی تمام تر علالت اور نقاہت کے باوجود مجھ سے ملنے تشریف لائے اور انہوں نے، اس حسن ظن کی بنیاد پر کہ مجھے آپ کا اور حکومت وقت کا کسی قدر قرب حاصل ہے، یہ فرمائش کی کہ میں حکومت اور سپاہ صحابہؓ کے مابین جو غلط فہمیاں اور ان پر مبنی فاصلے بلکہ کسی قدر عداوت کی فضا پیدا ہو گئی ہے اس کے ازالے کی کوشش کروں ــــــ "من آنم کہ من دانم!" کے مصداق اگرچہ مجھے خوب اندازہ تھا کہ میری یہ حیثیت نہیں ہے کہ میں اس سلسلے میں کوئی مؤثر کردار ادا کر سکوں تاہم میں نے ان کے حسن ظن کو فوری طور پر ٹھیس پہنچانا مناسب نہ سمجھا اور اپنی سی کوشش کا وعدہ کر لیا۔

تاہم بعد میں غور کرنے پر مجھے صرف یہ صورت ممکن نظر آئی کہ آپ سے درخواست کروں کہ آپ مولانا موصوف کو بلوا کر ان سے ملاقات فرمالیں اور ان سے ان کا موقف اور ان کی تجاویز تفصیلی طور پر سماعت فرمالیں۔ ابھی مولانا موصوف کا دم غنیمت ہے کہ ان کو سپاہ صحابہؓ کا (اور میرے گمان کے مطابق لشکر جھنگوی کا بھی!) پورا اعتماد حاصل ہے ــــــ اور وہ جو بات بھی طے کریں گے اس پر ان شاء اللہ پورا عمل ہو گا! فقط والسلام مع الاکرام!

قرآن اور اسلام کا ادنیٰ خادم
ڈاکٹر اسرار احمد

جنگ بلقان میں عثمانی سلطنت کی شکست نے کوسووا کو سربیا کا حصہ بنادیا

سلوانیا اور کروشیا کی آزادی میں جرمنی' آسٹریا اور پوپ نے مرکزی رول ادا کیا

امریکہ یورپ میں اپنے کسی نافرمان ملک کو اتنا طاقتور نہیں دیکھنا چاہتا

بلغراد پر نیٹو کی بمباری کا پس منظر

مرزا ایوب بیگ' لاہور

اُمت مسلمہ کا جسد اس وقت زخموں سے چور چور ہے اور اس کی حالت دیکھ کر نبی اکرم ﷺ کی وہ حدیث مبارکہ یاد آتی ہے :

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "قریب ہے کہ اقوام عالم ایک دوسرے کو تم پر ٹوٹ پڑنے کی دعوت دیں گی جیسا کہ کھانا کھانے والے ایک دوسرے کو اپنے دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں"۔ اس پر کسی نے کہا: "کیا اس روز ہم تعداد میں کم ہوں گے؟" آپ نے فرمایا : "تعداد میں تو اس روز تم بہت زیادہ ہو گے' لیکن تمہاری حیثیت جھاگ سے زیادہ نہ ہو گی' جیسا کہ سیلاب کا جھاگ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال باہر کرے گا اور خود تمہارے دلوں میں وہن (کی بیماری) ڈال دے گا"۔ پوچھا گیا: "اے اللہ کے رسول (ﷺ) وہن کیا چیز ہے؟" آپ نے فرمایا: "دنیا کی محبت اور موت سے نفرت!"

عرب دنیا خصوصاً فلسطینیوں کی اسرائیل کے ہاتھوں درگت بن رہی ہے۔ یاسر عرفات غیرت وحمیت کا سودا چکا کر بھی تہی دامن ہیں۔ عراق کی امریکہ جس طرح مٹی پلید کر رہا ہے اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ افغانستان میں قیام امن کا خواب فی الحال حقیقت کا روپ ڈھالتا نظر نہیں آتا۔ کشمیر میں بھارت کی سات لاکھ فوج کشمیریوں پر وہ ظلم و ستم ڈھارہی ہے کہ نازی جرمنی کے مظالم' جن کا یہودی بہت ڈھنڈورا پیٹتے ہیں' بھی ہیچ نظر آتے ہیں۔ بوسنیا ہرزوگوینا سے مسلمانوں کی آہ وبکا کچھ مدہم ہوئی تھی کہ کوسووا میں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جانے لگا۔ البتہ کوسووا کے معاملے میں غیر متوقع بات یہ ہوئی کہ امریکہ بہادر' جس کی انتظامیہ یہودیوں کے زیر اثر ہے' ذرائع ابلاغ پر بھی ان کا مکمل کنٹرول ہے اور ان کی مسلم دشمنی بھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں' لیکن اس کے باوجود اُسی کی قیادت میں کوسووا کے مسلمانوں کو بچانے کی خاطر یوگوسلاویہ پر نیٹو زبردست فضائی حملے کر رہا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ عالم اسلام کی طرف سے ان فضائی حملوں کا زبردست خیر مقدم کیا جانا چاہئے تھا اور خصوصی خوشی کا اظہار کیا جانا چاہئے تھا۔ لیکن نہ صرف مسلمان ممالک میں عوامی اور حکومتی دونوں سطحوں پر کسی گرم جوشی کا اظہار نہیں کیا گیا بلکہ امریکی اقدام کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ دراصل گذشتہ نصف صدی میں امریکہ اور یورپ کی ہر حکومت نے دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں کو زچ کرنے اور جانی ومالی نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اس پس منظر میں مسلم دنیا نیٹو کی بلغراد پر بمباری کے پس پردہ امریکہ کے حقیقی عزائم جاننے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگرچہ ابھی تک کوئی ایسی بات واضح طور پر سامنے نہیں آئی جس سے حتمی طور پر یہ کہا جا سکے کہ امریکہ یوگوسلاویہ پر فضائی حملوں سے مسلمانوں کی مدد کے علاوہ اپنے فلاں فلاں مفادات بھی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

۱۹۱۲ء میں جب سربیا کے بادشاہ نے عثمانی سلطنت کو جنگ بلقان میں شکست دی تو کوسووا سربیا کا حصہ بن گیا اور جب یوگوسلاویہ وجود میں آیا تو مارشل ٹیٹو نے اسے سرب ریپبلک کا ایک خود مختار صوبہ بنادیا۔ یوگوسلاویہ کے لغوی معنی ہیں "جنوبی سلاویوں کی سرزمین"۔ اس میں کوسووا کے سوا تمام علاقے سلاوی تھے۔ پہلے ۱۹۸۲ء میں کوسووا کے عوام اور فوج میں تصادم ہوا پھر ۱۹۸۹ء میں اس بحران نے نئی کروٹ لی اور جب ۱۹۹۲ء میں سلوانیا اور کروشیا میں علیحدگی پسند تحریکوں کو کامیابی ملی تو کوسووا پر بھی اس کا اثر ہوا۔ سلوانیا اور کروشیا دونوں رومن کیتھولک ہیں انہیں جرمنی' آسٹریا اور پوپ کی حمایت سے آزادی حاصل ہوئی لیکن اسی آزادی کا مطالبہ جب مسلمانان بوسنیا اور کوسووا نے کیا تو تشدد اور مصائب ان کا مقدر بن گئے۔

یوگوسلاویہ کے صدر میلا سووچ نے تقریباً دس سال قبل کوسووا کی داخلی خود مختاری ختم کردی تھی۔ یوگوسلاویہ چونکہ مشرقی یورپ کا ملک ہے اور کیمونسٹ بلاک کا حصہ تھا۔ لہٰذا سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ سے اس کا متاثر نہ ہونا ممکن نہیں تھا۔ لیکن سرب حکومت ٹوٹ پھوٹ کو بزور بازو روکنا چاہتی تھی۔ اس لئے درندگی پر اتر آئی' پہلے باری بوسنیا کی آئی۔ ہزاروں مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے اور بے شمار عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ بہرحال یہ قربانیاں رائیگاں نہ گئیں اور بوسنیا عالمی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے میں کامیاب ہو گیا۔ ۱۹۹۸ء کے آغاز ہی میں سربوں نے کوسووا کے مسلمانوں کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کردیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سربوں کے ظلم وستم میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ کوسووا کے مسلمانوں نے بھی جوابی کارروائی کے طور پر کوسوا لبریشن آرمی قائم کرلی۔ عالمی ضمیر نے بیدار ہونے میں اتنی دیر لگائی کہ لاکھوں مسلمان بے گھر کردیئے جانے سے پہاڑوں پر پناہ لینے پر مجبور ہو چکے تھے۔ بہت بڑی تعداد البانیہ اور مقدونیہ کی طرف ہجرت کر گئی۔ کوسووا کا مسئلہ حل کرنے کے لئے چھ ملکوں کے رابطہ گروپ کی نگرانی میں فرانس میں دوبار سربوں اور کوسووا کے مسلمانوں کے درمیان مذاکرات ہوئے۔ نیٹو نے تجویز کیا کہ کوسووا کے مسلمانوں کو زیادہ

سے زیادہ داخلی خود مختاری دی جائے۔ دفاع اور خارجہ امور جیسے اہم شعبے یوگوسلاویہ کے پاس رہیں گے اور کوسووا یوگوسلاویہ کا حصہ بن کر رہے گا۔ تین برس بعد حالات کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس معاہدے پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے نیٹو کے ۲۸ ہزار فوجی کوسووا میں متعین کئے جائیں گے۔ کوسووا کے مسلمانوں نے معاہدے کی شرائط کو قبول کر لیا لیکن سربوں نے نیٹو کے فوجیوں کو کوسووا میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس تمام عرصے میں یوگوسلاویہ کوسووا میں اپنی افواج کو بڑی تیزی سے اکٹھا کرتا رہا۔ وسط مارچ ۹۹ء میں جب مذاکرات ناکام ہوئے تو اس وقت تک میلاسووچ کوسووا میں قریباً پچاس ہزار فوج' جو پولیس کے علاوہ تھی' پھر سینکڑوں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں اور توپیں بھی وہاں پہنچا چکا تھا۔ نیٹو صدر میلاسووچ کو بار بار دھمکیاں اور ڈیڈ لائن دیتا رہا کہ وہ کوسووا کے مسلمانوں پر ظلم و ستم بند کردے ورنہ یوگوسلاویہ پر زبردست فضائی حملے کئے جائیں گے لیکن صدر میلاسووچ نے ان دھمکیوں کا کوئی اثر قبول نہ کیا۔ ۲۴/مارچ ۹۹ء کو نیٹو نے یوگوسلاویہ پر فضائی حملے شروع کر دیئے۔ اسی روز امریکی صدر کلنٹن نے ٹیلی وژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوتے کہا کہ ہمارے ان فضائی حملوں کا مقصد یوگوسلاویہ کی فوجی طاقت میں کمی لانا اور اسے مسئلے کے معقول حل کو قبول کرنے پر مجبور کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان حملوں کی جوابی کارروائی کے نتیجہ میں ہمیں بھی نقصان پہنچ سکتا ہے لیکن ایسا کرنا ہمارے لئے ناگزیر تھا۔ البتہ انہوں نے زمینی افواج کے استعمال کی کوئی یقین دہانی نہیں کروائی۔ ان فضائی حملوں سے اگرچہ یوگوسلاویہ کی فوجی تنصیبات کا نقصان ہوا ہے لیکن مسلمانوں کی مزید شامت آ گئی اور سربوں نے ان حملوں کے بعد کوسووا کے مسلمانوں کو تیزی سے گھروں سے نکال کر پہاڑوں کی طرف دھکیل دیا۔ فی الحال بمباری مسلمانوں کے لئے مزید مصائب اور آلام کا باعث بنی ہے۔

اب آیئے اس نکتے کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہودی شکنجے میں جکڑی ہوئی امریکی انتظامیہ مسلمانوں کی خاطر یوگوسلاویہ پر فضائی حملے کرنے پر مجبور کیوں ہوئی :

۱) امریکہ' جو عالمی پولیس مین کا رول ادا کرنا چاہتا ہے' اگر اس معاملے میں چشم پوشی کرتا تو اس کی ساکھ بری طرح مجروح ہوتی۔ بعد ازاں دنیا کے کسی اور حصے میں اس کے لئے خالصتاً امریکی مفاد میں کسی کارروائی کا جواز فراہم کرنا بہت دشوار ہو جاتا۔

۲) امریکہ چین کی دفاعی اور اقتصادی ترقی کو اپنے لئے بڑا خطرہ محسوس کر رہا ہے۔ چین کے صوبے سنکیانگ' میں مسلمان چینی حکومت کے خلاف جدوجہد میں مصروف ہیں امریکہ بلغراد کے خلاف کارروائی کو بنیاد بنا کر اپنے بڑے حریف چین کو وارننگ دے رہا ہے کہ وہ انسانی حقوق کے حوالے سے دنیا کے کسی بھی حصے میں کارروائی کر سکتا ہے۔

۳) امریکہ نہیں چاہتا تھا کہ بہت بڑی تعداد میں کوسووا کے مسلمان دوسرے ہمسایہ ممالک میں داخل ہو کر وہاں عدم استحکام پیدا کریں۔

۴) یوگوسلاویہ مشرقی یورپ کا دفاعی لحاظ سے مضبوط ترین حلیف تھا اور سوویت یونین جب اپنے عروج پر تھا اور کمیونسٹ ممالک کا لیڈر تصور کیا جاتا تھا اس وقت بھی یوگوسلاویہ سوویت یونین کو بہت زیادہ اہمیت دینے کو تیار نہیں تھا۔ یورپ میں اپنے کسی نافرمان ملک کو امریکہ اتنا طاقتور نہیں دیکھنا چاہتا۔ یہی وجہ ہے کہ نیٹو کے فضائی حملوں کے آغاز پر کلنٹن نے خطاب میں اپنی قوم کو بتایا کہ وہ یوگوسلاویہ کی فوجی قوت کو کم کرنا چاہتے ہیں۔

۵) انصاف کی بنیاد پر صرف اور صرف کوسووا کے مسلمانوں کی مدد مقصود ہوتی تو زمینی افواج کو بلغراد میں داخل کر کے یوگوسلاویہ کے حکمرانوں کے ہاتھ کو روکا جا سکتا تھا۔

یوگوسلاویہ سے اپنے مطالبات منظور کروانا اب نیٹو کے لئے انا کا مسئلہ بن گیا ہے وگرنہ کل کلاں یورپ کا کوئی اور ملک نیٹو کے لئے چیلنج بن سکتا ہے۔ یوگوسلاویہ کی حیثیت بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ دفاعی اور صنعتی طور پر کمزور یوگوسلاویہ کے لئے اب مزید ٹوٹ پھوٹ سے بچ جانا ناممکن ہے اور کوسووا کے وہ مسلمان جو داخلی خودمختاری پر مطمئن تھے اب ان شاء اللہ آزادی حاصل کر سکیں گے۔ OO

KHALID TRADERS

IMPORTERS – INDENTORS – STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER – SMALL TO SUPER – LARGE

AUTHORIZED AGENTS NTN BEARINGS

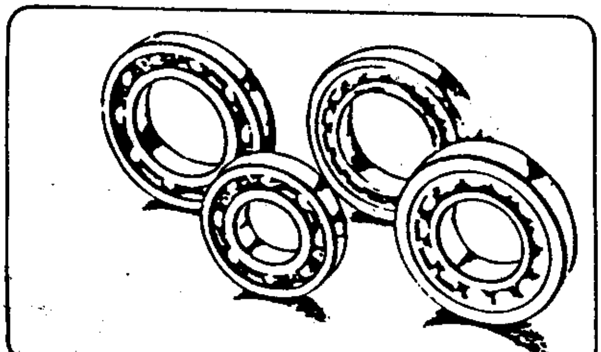

PLEASE CONTACT

TEL : 7732952-7735683-7730593
G.P.O. BOX NO. 1178, OPP KMC WORKSHOP
NISHTER ROAD, KARACHI-74200 (PAKISTAN)
TELEX : 24824 TARIQ PK CABLE : DIMAND BALL FAX : 7734776

FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : Sind Bearing Agency 64 A-65, Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400 (Pakistan)
Tel : 7723356-7721172

LAHORE : (Opening Shortly) — Amin Arcade 42, Brandreth Road, Lahore-54000 Ph : 54169

GUJRANWALA : — 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210607

WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

ناظم شعبہ سمع وبصر کی جانب سے اہم اعلان

ترجمہ قرآن اور الہدیٰ CDs کی قیمتوں میں کمی کر دی گئی ہے — قیمت فی CD : 125 روپے
الہدیٰ CDs میں نیا اضافہ۔ منتخب نصاب کے 44 دروس کے علاوہ اب امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے تقریباً 40 خطبات جمعہ اور تقاریر بھی اسی CD میں شامل کر دی گئی ہیں۔

کہیں ہماری بے عملیوں کی وجہ سے کراچی شہر خموشاں نہ بن جائے!

—— تحریر : محمد سمیع ——

اس سلسلہ مضامین کے ذریعہ اس عاجز کی یہ کوشش ہے کہ اصلاً تو اپنے رفقاء کو اور بالعموم قارئین ندائے خلافت کو قرآنی احکامات کے حوالے سے اپنا جائزہ لینے کی دعوت دی جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان مضامین کا اولین ہدف یہ عاجز خود اپنے آپ کو سمجھتا ہے کیونکہ جن کوتاہیوں کی جانب اپنے قارئین کو متوجہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے' وہ ساری کوتاہیاں خود اپنے اندر اسے نظر آتی ہیں۔ مبادا قارئین یہ خیال کریں کہ راقم سلسلہ تذکیر سے اپنے کو مبرا سمجھتا ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ گناہوں کی کثرت نے دل میں اتنی سختی پیدا کر دی ہے کہ مطلوبہ تبدیلی کم ہی محسوس ہوتی ہے۔ قرآن کریم قلب کی جس سختی کی نشان دہی اس طرح کرتا ہے کہ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھروں کے مانند ہوں یا سختی میں اس سے زیادہ شدید' کیونکہ پتھروں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ جن میں سے نہریں پھوٹ پڑتی ہیں اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی جاری ہو جاتا ہے اور ان میں کچھ اللہ کے خوف سے لڑھک جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دل کی اس سختی سے محفوظ رکھے تاکہ قرآن کریم کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کا سفر جاری ہو۔ (آمین)

ہمارے رفقاء و احباب ان مضامین کو شوق سے پڑھتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے ہوا کہ یہ جاننے کے لئے کہ یہ سعی' سعی لاحاصل تو نہیں' راقم نے اپنے امراء تنظیم میں سے چند ایک کا ردعمل جاننے کی کوشش کی۔ ہمارے ایک مقامی امیر نے کہا کہ آپ نے جو یہ بات لکھی ہے کہ ہم رپورٹوں کی عدم ترسیل کے ذریعہ نظم بالا سے اپنی خامیاں تو چھپا سکتے ہیں' اللہ تعالیٰ سے یہ باتیں کہاں چھپ سکتے ہیں بلکہ وہ سینوں کے رازوں کو بھی جاننے والا ہے' اس پر ہمیں اعتراض ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اس بارے میں اپنے رفقاء سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے۔ اصل میں ہم اپنی نفلی عبادات کو نظم بالا کے علم میں لانا نہیں چاہتے۔ تاہم یہ امر غور طلب ہے کہ رپورٹوں میں کہیں نفلی عبادات کا ذکر نہیں۔ اگر ان کا اشارہ ادعیۂ ماثورہ اور اذکارِ مسنونہ کی جانب ہو تو اور بات ہے۔ پہلے راقم بھی اس مغالطہ میں تھا کہ ہماری عبادات تو خالصتاً لوجہ اللہ ہونی چاہئیں پھر ہم اس معاملے کو نظم بالا کے علم میں کیوں لائیں۔ لیکن جب اس بات پر غور کیا کہ فرض عبادات تو لوگوں کے علم میں آ ہی جاتی ہیں۔ ہم باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد جاتے ہیں جس کی دین میں بے انتہا تاکید کی گئی ہے تو لامحالہ سب کی نظروں میں آتے ہیں۔ گویا فرض عبادت کا دوسروں کی نظر میں آنا دین میں مطلوب ہے۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ جب ہم رپورٹ کی خانہ پُری کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرتے ہیں تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ صورتحال خوب سے خوب تر ہو۔ مثلاً یہ کہ زیادہ سے زیادہ نماز باجماعت ادا کی جائے اور کوشش کی جائے کہ تکبیر اولیٰ کم سے کم فوت ہو۔ جب یہ مشق ایک عرصہ تک جاری رہتی ہے تو ہم اس کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں اگر کبھی نماز کی باجماعت ادائیگی نہ بھی ہو سکے تو دل میں ایک خلش' کڑھن اور بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ ظاہر ہے دل کی اس کیفیت کی رپورٹنگ تو نظم بالا کو نہیں ہوتی۔ لیکن جو بات اصلاً مطلوب ہے وہ رپورٹوں کی باقاعدہ ترسیل کے نتیجے میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مثلاً ہم نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے اپنے آپ کو قاصر پا رہے ہوں اور ہمارا نقیب اس بات کو محسوس کرے اور وہ ہمیں بتائے کہ اس کمزوری پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے۔ ہم حلقہ سندھ والے رفقاء کو لکھے گئے تمام خطوط پر اس عبارت کی مہر ضرور لگاتے ہیں کہ "نظم بالا آپ کا ناقد نہیں بلکہ رضائے الٰہی کے حصول میں آپ کا ممد و معاون ہے"۔ اگر کوئی رفیق اپنی نماز فجر کی قضا یا بے جماعت ادائیگی پر اپنے نقیب کی مدد سے قابو پا لے تو اسے مذکورہ بالا جملے کا مطلب سمجھ میں بخوبی آ سکتا ہے۔

یہی بات میں اپنے احباب کو بھی کہوں گا کہ باتیں تو بہت اچھی ہیں۔ بھائی اگر یہ باتیں اچھی ہیں تو آپ کے لئے مفید تو اس وقت ہوں گی جب آپ انہیں اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں گے۔ ورنہ قانون کی کتابوں میں تو بہت اچھے اچھے قوانین درج ہیں لیکن ان پر عمل نہ ہونے کی بنا پر عروس البلاد کراچی رفتہ رفتہ شہر خموشاں میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری بے عملیاں رنگ لائیں اور یہ شہر مکمل شہر خموشاں بن جائے اور کوئی راہ گزر یہ کہے کہ اللہ اس شہر خموشاں میں زندگی کی حرکت کیسے پیدا کرے گا؟

آخر میں یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس آیت کا مصداق بننے سے بچائے کہ "کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب (اللہ) کی تلاوت کرتے ہو"۔

یادِ رفتگاں

جب لاد چلے گا بنجارا!

سردار اعوان

منڈی بہاؤ الدین سے حکیم احسان الحق کا یہ خط مجھے ۱۷/ دسمبر ۱۹۹۸ء کو ملا۔ انہوں نے لکھا تھا کہ سخت لاچار و مجبور ہوں' رات ۳ بجے تک بیٹھ کر گزار رہا ہوں۔ لہٰذا "امیر محترم کی خدمت عالیہ میں میری طرف سے قدم بوسی کے بعد ہاتھ باندھ کر درخواست دعا پیش فرمایئے گا" ساتھ ہی ۵۵ ہزار روپے کا ڈرافٹ تھا' ۵۰ ہزار برائے انجمن خدام القرآن' ۵ ہزار زکوٰۃ۔ اور لکھا تھا "...... اس نیت پر کہ میں تو دیر سویر منتقل ہو جاؤں گا یعنی مر جاؤں گا' جبکہ انجمن خدام القرآن تا قیامت رہے گی"۔ اگلے روز یعنی ۱۸ دسمبر کو ان کا دوسرا خط ملا' تحریر تھا کہ میں نے جو ڈرافٹ بھیجا ہے' انجمن خدام القرآن کے حساب میں جمع کرا دیں۔ لیکن اس کی تشہیر نہ کریں اور پوچھا تھا کہ امیر محترم نے تحریر فرمایا تھا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ایمان سے خارج ہو جاتا ہے' دوبارہ ایمان میں داخل ہونے کی کیا صورت ہے۔ آخر میں لکھا تھا کہ "عالی جناب امیر محترم سے اس کا جواب پوچھ کر تحریر فرمائیں اپنی طرف سے نہیں کیونکہ میری تشفی کے لئے ضروری ہے کہ امیر محترم کی طرف سے جواب عنایت ہو"۔ کچھ دنوں بعد ان کا آخری خط ملا' معلوم ہوا کہ میرے جواب سے ان کی تشفی نہیں ہوئی تھی۔ درمیان میں وقفہ رہا پھر ان کے ایک عزیز کا خط آیا' لکھا تھا "نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ قاضی احسان الحق صاحب ۹ رمضان المبارک (۲۹ دسمبر ۱۹۹۸ء) کو وفات پا چکے ہیں"۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

موت کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں کہ کب آ جائے گی لیکن حکیم صاحب کے خط سے لگتا تھا کہ انہیں اس کا یقین ہو گیا ہے اس لئے میں نے ان کے آخری خطوں کے بروقت جواب دیئے تھے' حالانکہ ان کے خطوط کو پڑھنا اور ان کا تسلی بخش جواب دینا خاصا مشکل کام ہوتا تھا۔ اصل میں حکیم صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے' غالباً چند سال قبل فالج کا حملہ ہوا تھا جس سے ذہنی اور جسمانی صحت متاثر ہونے کی وجہ سے اکثر ان کی بات سمجھنے میں دقت پیش آتی۔ حکیم صاحب سے بالمشافہ ملاقات تو نہیں ہوئی البتہ خط و کتابت ۹' ۱۰ سال جاری رہی۔ چونکہ وہ میرے ذریعہ اپنے جاننے والوں کو کتب و رسائل فراہم کرتے تھے' جس میں مجھ سے اکثر گڑبڑ ہو جاتی' چنانچہ خاصے بددل اور بدظن ہوتے مگر آخری وقت تک تعلق نہیں توڑا۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں حکیم صاحب بہت ہی سچے اور کھرے انسان تھے اور جب سے میں جانتا ہوں' انہیں صرف ایک ہی فکر لاحق رہی۔ اور وہ تھی آخرت کی فکر! بہرحال اپنی طرف سے انہوں نے خاصی کوشش کی تھی۔ امید ہے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

علماء کی دس رکنی کمیٹی.... ہوا کا تازہ جھونکا

تحریر : نجم الحسن عارف

اس خبر نے فرقہ واریت کے عفریت سے خوفزدہ پاکستانی عوام کو امید کا ایک پیغام دیا ہے کہ وزیر اعظم میاں نواز شریف کی زیر صدارت اجلاس میں علماء کی ایسی دس رکنی کمیٹی قائم کی گئی ہے' جو ملک میں جاری دہشت گردی کی روک تھام کا پائیدار حل تجویز کرے گی۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر اسرار احمد کو کمیٹی کا سربراہ بنانے کا فیصلہ بھی خوش آئند ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد ان معنوں میں اپنے کوئی سیاسی مقاصد نہیں رکھتے جس طرح کسی اور سیاسی جماعت کے بارے میں غلط یا صحیح سوچا جا سکتا ہے۔

کمیٹیوں کے قیام اور ان کی سفارشات پر عمل درآمد کے سلسلے میں اگرچہ ماضی میں کوئی اچھی روایت موجود نہیں ہے اس لئے اس مرتبہ بھی اس علماء کمیٹی کی تشکیل پر بعض حلقوں کی طرف سے کسی گرمجوشی پر مبنی ردعمل کا اظہار نہیں کیا گیا۔ البتہ عام لوگ اس تازہ خبر اور تازہ کمیٹی کو بھی ہوا کا تازہ جھونکا ہی سمجھتے ہیں۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے گزشتہ کچھ برسوں سے فرقہ وارانہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے کی جانے والی کوششوں اور مختلف حلقوں سے رابطوں سے امید پیدا ہو رہی تھی کہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے پر پھیلے ہوئے فرقہ واریت کے اس عفریت سے نجات کی شاید کوئی سبیل نکل آئے۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت کی سپاہ صحابہؓ کی قیادت سے جیلوں کے اندر اور جیلوں کے باہر ملاقاتیں' وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں قائم انسداد دہشت گردی سیل کی طرف سے گزشتہ ایک ڈیڑھ ماہ میں کی جانے والی منصوبہ بندی اور کوششیں بھی ایک ٹھوس پیش رفت کے طور پر سامنے آئی تھیں' اور اب دس رکنی علماء کمیٹی جس میں ہر دو متحارب گروہوں کے نمائندوں کا ایک میز پر جمع ہونا یقیناً ایک اہم اقدام ہے۔ اس اہم اجلاس میں ہونے والی ابتدائی بات چیت سے محسوس ہوتا ہے کہ اب وہ مرحلہ آن پہنچا ہے کہ فرقہ وارانہ تصادم میں ملوث فریقین کی طرف سے معقولیت کے اظہار کو عملی شکل دینے میں تاخیر نہ کی جائے' اور جس قدر ممکن ہو ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کیا جائے اور ضروری قانون سازی ہی نہیں عملی اقدامات بھی کئے جائیں۔

ابتدائی اطلاعات کے مطابق اس سلسلے میں ماضی میں کی گئی کوششوں' قائم کی گئی کمیٹیوں اور ملی یکجہتی کونسل کے تجربات کا کوئی تذکرہ نہیں ہوا۔ جس سے لگتا ہے کہ ماضی کے تجربات سے فائدہ نہ اٹھا کر حکومت اور متعلقہ فریق نیک نیتی کے باوجود کچھ وقت ضرور ضائع کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس نئی علماء کمیٹی کی تشکیل اور ابتدائی تبادلہ خیال کے نتیجے میں جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے علماء اور جماعتوں کی سطح سے ایک مرتبہ پھر یہ نیک کام نئے سرے سے شروع کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں اگر ملی یکجہتی کونسل سمیت دیگر کوششوں کو بنیاد بناتے ہوئے بات آگے بڑھائی جاتی اور ملی یکجہتی کونسل کی ذمہ دار شخصیات اور اس "کاز" کے لئے متحرک رہنے والی جماعتوں کو ساتھ لے کر چلا جاتا تو ایک وسیع البنیاد فورم سے زیادہ موثر اور بامعنی سعی کی توقع کی جا سکتی تھی۔ اس طرز فکر سے خواہ مخواہ اس بات کا شبہ ہوتا ہے کہ کہیں اس نیک اور قومی خدمت کے اہم ترین کام میں بھی کسی حد تک سیاست کی کارفرمائی تو نہیں۔ بہتر ہوتا یہ تاثر پیدا نہ ہونے دیا جاتا کیونکہ ماضی کے تجربات بتاتے ہیں کہ اصل مقاصد کے ساتھ جب بھی دیگر "عزائم" کی آلائش شامل ہوئی مسائل حل ہونے کے بجائے الٹا بگڑتے چلے گئے۔

علماء کمیٹی کا پہلا اجلاس سات اپریل کو صوبائی دار الحکومت میں ہونا طے پایا ہے جو اس کی کامیابی اور ناکامی کے حوالے سے کافی اہم ہو سکتا ہے اس لئے حکومت کو علماء کی سطح پر شروع کی جانے والی اس مہم کو نہ صرف یہ کہ وسعت دینے کے لئے مزید طبقہ ہائے فکر سے رابطے بڑھانے چاہئیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اصل فریقین کو زیادہ سے زیادہ معقولیت پر آمادہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ بھی فروگزاشت نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ وزیر اعظم کی سطح پر سے آغاز کرنے والی علماء کمیٹی کے نتائج عوامی توقعات کے مطابق نہ ہوئے تو ایک جانب سخت مایوسی ہوگی اور دوسری جانب شرپسند عناصر اور ملک دشمن قوتوں کو آئندہ برسوں میں فرقہ وارانہ حالات بگاڑنے کے لئے کئی مواقع ہاتھ آنے کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔

علماء کمیٹی کو بعض حلقوں نے محض "ڈنگ ٹپاؤ" حرکت قرار دیا ہے اس تاثر کو غلط ثابت کرنا ہی حکومت' علماء اور ملک کے لئے مفید ہے۔ حکومت کے لئے یہ چیلنج اس لئے بھی اہم ہے کہ حکومت معاشی میدان میں جو کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے دن رات کوششیں کر رہی ہے ان کو عملی شکل دینے کے لئے امن عامہ کا قیام اور ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاروں کو امن عامہ کی بحالی کا یقین دلانا از حد ضروری ہے۔ بدامنی کے خاتمے کا خواب پورا نہ ہوا تو معاشی حالات کے سدھار کی کوششوں کا بار آور ہونا بھی مشکل ہوگا۔ جبکہ احتساب کے حوالے سے پہلے ہی عوام کا یہ شکوہ ہے کہ ابھی تک کسی نامی گرامی لٹیرے کو سزا ہوئی ہے نہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے کہ احتساب کے سلسلے میں قائم کئے گئے اداروں پر عوام میں اعتماد پیدا ہو۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی اس سلسلے میں کوششیں تمام شبہات سے بالاتر ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں لیکن توجہ طلب بات یہ ہے کہ ان کوششوں کے حوالے سے عوامی اطمینان زمین پر نظر آنے والی تبدیلیوں کے بعد ہی ممکن ہوگا۔

عوام لازمی طور پر موثر قانون سازی کی صورت میں انتہاپسندانہ نعروں اور رویوں سے اب نجات چاہتے ہیں' تاکہ ایک اللہ اور اس کے رسولؐ کو ماننے والے ایک ملک میں اطمینان کی زندگی بسر کر سکیں۔

(بشکریہ روزنامہ پاکستان' ۱۵ اپریل ۹۹ء)

ضرورت رشتہ

دینی گھرانہ' راجپوت فیملی کی ساڑھے ستائیس سالہ دوشیزہ' ایم اے اسلامیات' بی ایڈ کے لئے جو آج کل دعوہ اکیڈمی اسلام آباد میں لیکچرر / سکالر کی پوسٹ پر ہیں' مناسب رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں' اصلی ترجیح دین کو ہے۔

معرفت مدیر ندائے خلافت' 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور

پشاور میں تبدیلی امارت

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنی اس تجویز پر کہ "پشاور میں تنظیم اسلامی کی دعوت کے فروغ کے لئے وہاں پر مقامی امارت کی ذمہ داری کسی پختہ عمر اور پختون رفیق تنظیم کو تفویض ہونی چاہئے" پشاور کے اجتماع ملتزم رفقاء میں مشورہ کیا۔ محترم امیر تنظیم نے اس حوالہ سے امیر حلقہ کی سفارش کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۳/ اپریل ۹۹ء میں مزید مشورہ اور فیصلہ کیا جس کے مطابق جناب خورشید انجم کی جگہ ڈاکٹر محمد اقبال صافی کو امیر تنظیم اسلامی پشاور مقرر کر دیا گیا ہے۔

انتقال پرملال

تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی اسرہ ڈیفنس کے رفیق میجر (ر) ڈاکٹر طاہر احمد خان (۲۷ مارچ صبح ۱۱ بجے) اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ تمام حضرات سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

سود پر علماء میں کوئی اختلاف نہیں' متبادل نظام لانا حکومت کا کام ہے : ڈاکٹر اسرار

قرآن کی واضح ہدایات کے بارے میں کسی عدالت کو کوئی اختیار حاصل نہیں کہ اس کی مزید تشریح کرے' سود کے بارے میں شریعت اپیلٹ بنچ کے ریمارکس صد فیصد درست ہیں

سود مرکب ہو یا سادہ حرام مطلق ہے' انفرادی ضرورت یا تجارتی مقاصد کیلئے حاصل کئے گئے قرضہ کا سود بھی حرام ہے' راجہ ظفر الحق کمیٹی رپورٹ پر فوراً عملدرآمد کروایا جائے

سٹاک مارکیٹوں میں سٹہ بازی پر پابندی لگائی جائے اور حصص کی صرف حقیقی خرید و فروخت کی اجازت دی جائے' بینکوں کے آڈٹ کیلئے مضبوط شرعی نظام قائم کیا جائے

بچت سکیموں' بانڈز' سرٹیفکیٹ اور سکیورٹیز پر سود کی ادائیگی بند کی جائے' سود کے متبادل کے حوالے سے فیڈرل شریعت کورٹ سے رابطہ کیا جائے

روزنامہ "خبریں" کا امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد سے خصوصی انٹرویو

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ کی طرف سے دیئے گئے ریمارکس سو فیصد درست ہیں۔ کسی عدالت کا یہ کام ہرگز نہیں کہ قرآن حکیم میں جس بات کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں' اس کے حوالے سے مزید تشریح کرے۔ خصوصاً سودی نظام کے متبادل تجاویز حکومت کو پیش کرنے کا کام عدالت کا ہرگز نہیں۔ یہ کام حکومت کا ہے کہ وہ خود کوئی مناسب کارروائی کرے۔ انہوں نے "خبریں" کو سود کے حوالے سے خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اگر حکومت نیک نیت ہے تو سینٹ میں قائد ایوان راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں بنائی گئی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ پر فوری عملدرآمد کر کے مسئلہ حل کرے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ میں یہ تمام باتیں وضاحت سے کر دی گئی ہیں۔ اگر سود کے متبادل کسی حوالے سے کمی محسوس ہو تو فیڈرل شریعت کورٹ سے دوبارہ رجوع کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ سود کے مسئلہ پر علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ سود حرام مطلق ہے' چاہے وہ مرکب ہو یا سادہ۔ یہ بات بھی طے ہے کہ سود حرام ہے' چاہے قرضہ انفرادی ضرورت کے لئے ہو یا تجارتی مقاصد کے تحت لیا گیا ہو۔ تمام علماء کرام متفق ہیں کہ سود صرف قرض ہی میں نہیں بلکہ بیع میں بھی ہوتا ہے۔ قرض کے سود کو' جو عام طور پر روپے پیسے کے لین دین میں ہوتا ہے "ربوٰ النسیہ" کہا جاتا ہے جبکہ بیع کا سود جو اشیاء کی خرید و فروخت کے قرض میں ہوتا ہے "ربوٰ الفضل" کہلاتا ہے۔ اس بات پر بھی کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کوئی معاملہ سودی ہو تو اسے حرام ہی جاننا چاہئے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے واضح کیا کہ متذکرہ بالا تمام معاملات میں اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ کی تائید بھی حاصل ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے ۲۳/ دسمبر ۱۹۶۹ء میں ہر نوعیت کے سود کو "ربو" قرار دیا' چاہے قرض کا مقصد' شرح اور مدت کچھ بھی ہو' اور فریقین کوئی بھی ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ کونسل کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ غیر سودی اسلامی معیشت کے خدوخال پر مبنی رپورٹ تیار کرے۔ کونسل نے اس مقصد کے تحت ماہرین کا ایک پینل تشکیل دیا جنہوں نے اپنی رپورٹ تیار کر کے کونسل کو دی تھی۔ کونسل نے مناسب ترامیم کر کے اپنی الگ رپورٹ بنائی اور ۱۹۸۰ء میں جاری کر دی تھی۔ جسے سود کے معاملے میں بہت اہم اور معتبر دستاویز قرار دیا گیا تھا کیونکہ اس میں غیر سودی معیشت پر مکمل خاکہ موجود تھا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ۱۹۸۴ء میں سٹیٹ بینک آف پاکستان نے سرکلر نمبر ۱۳ کے ذریعے بینکوں کو اجازت دی تھی کہ وہ بیع مرابحہ کی قیود سے آزاد مارک اپ فنانسنگ کی بنیاد پر عام قرضے بھی جاری کر سکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بینکوں نے مضاربہ' مشارکہ' اجارہ وغیرہ کی بنیاد پر فنانسنگ ختم کر کے ان میں سے اکثر کے لئے مارک اپ کو اختیار کر لیا اور شرعی طور پر جائز موڈز آف فنانسنگ میں ہی ایسی تبدیلیاں کر لیں اور ایسی شرائط رکھ لیں کہ ان کی شکل بگڑ کر سودی یا غیر شرعی ہو گئی۔ اس کے بعد ۱۹۹۱ء میں فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے مطابق ملکی مالیاتی نظام کے جملہ معاملات اور قوانین میں سود پر "ربوٰ المحرم" کا اطلاق ہوتا ہے۔ مارک اپ کے نام پر جو نام نہاد غیر سودی فنانسنگ جاری ہے وہ بھی درحقیقت سود ہی ہے۔ شرعی عدالت نے وفاقی حکومت کو ہدایت دی کہ ۳۰/ جون ۱۹۹۲ء تک تمام سودی معاملات سے سود کو ختم کر کے غیر سودی متبادل اختیار کئے جائیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں مذکورہ تاریخ کے بعد سودی لین دین سے متعلق تمام قوانین غیر موثر ہو جائیں گے۔ اس فیصلے کے خلاف حکومت نے اپیل کر دی جبکہ اسے متبادل تلاش کرنے کے لئے ماہرین کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں تھی۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے ایک کمیشن بھی قائم کیا جس کا سربراہ سٹیٹ بینک کے گورنر کو بنایا گیا۔ کمیشن نے جون ۱۹۹۲ء میں ماہرین کے ایک ورکنگ گروپ کے نام پر بنی رپورٹ میں یہ رائے دی کہ مارک اپ سمیت تمام اقسام کے سود دراصل "ربو" ہی ہیں۔ گویا اس طرح انسداد سود کی اب تک تمام کوششیں صفر رہیں۔ اس وقت تمام پاکستانی بینکوں میں فنانسنگ کے حوالے سے علانیہ طور پر مارک اپ کا وہ اصول کارفرما ہے جو اسلامی نظریاتی کونسل' فیڈرل شریعت کورٹ اور کمیشن فار اسلامائزیشن کے نزدیک "ربو" ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ فوری طور پر وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو باہمی قرضوں نیز وفاقی حکومت کے سٹیٹ بینک سے قرضے پر سود فوراً ختم کر دیا جائے۔ (شائع شدہ روزنامہ خبریں لاہور' ۱۸/ مارچ ۱۹۹۹ء)

بقیہ : منبر و محراب

اس اہم ذمہ داری سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہونے میں اللہ میری مدد فرمائے اور اس کمیٹی کے ذریعے سے ملک و ملت کے لئے خیر و بھلائی کا راستہ کھول دے۔ آمین!

مجھے امید ہے کہ جس طرح سودی نظام کے خاتمے کی پاکستان سے ابتداء ہو گی' اسی طرح شیعہ سنی جھگڑے میں مفاہمت کی کوئی شکل پیدا کرنے کی سعادت بھی پاکستان ہی کے حصے میں آئے گی۔ گو اختلافات کا مکمل طور پر ختم ہو جانا تو ممکن ہی نہیں لیکن "شیعہ سنی مفاہمت" وقت کی اہم ضرورت ہے اور جب تک اس طرف کوئی ٹھوس پیش رفت نہیں ہو گی نہ پاکستان میں حقیقی اسلامی نظام کے قیام کی راہ ہموار ہو سکے گی اور نہ ہی امت مسلمہ یہودی نیو ورلڈ آرڈر کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

آخر میں دو ضمنی باتیں بھی کرنا چاہوں گا۔ ایک کوسووا کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے عالمی برادری کے اقدام سے متعلق ہے کہ نیٹو میں اگرچہ عیسائی ممالک شامل ہیں لیکن اگر ان کی طرف سے کوئی بھلی بات سامنے آئی ہے تو ہمارا طرز عمل یہ ہونا چاہئے کہ ہم ان کے اس اقدام کی بھی تعریف کریں کیونکہ اس کا فائدہ ایک مسلم اقلیت کو پہنچ رہا ہے۔ خواہ امریکہ نے یہ اقدام اپنی عالمی برتری کو پہنچنے والے نقصان سے بچنے کے لئے کیا ہے۔

دوسری ضمنی بات یہ ہے کہ یونم کے اجلاس میں پیش ہونے والی ایک قرارداد کے بارے میں جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے کیونکہ اسلام کا نام لینے والے اگر یہ کہیں کہ دستور میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے بجائے ملٹی نیشنل جمہوریہ پاکستان کا لفظ شامل کیا جائے تو ایل کے ایڈوانی جیسے پاکستان دشمنوں سے کیا شکوہ جو پاکستان کا نظریاتی تشخص ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ OO

سانحۂ ارتحال

عرب امارات میں مقیم رفیق تنظیم اسلامی شاہد قریشی کی ہمشیرہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئی ہیں۔ مرحومہ کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی استدعا ہے : **اللھم اغفرلھا وارحمھا وادخلھا فی رحمتک آمین**

کاروان خلافت منزل بہ منزل

حلقہ لاہور ڈویژن کی شوریٰ کا اجلاس

ناظم حلقہ جناب عبدالرزاق قمر کی زیر صدارت حلقہ لاہور ڈویژن کی شوریٰ کا اجلاس تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو میں اتوار ۱۴/ مارچ کو منعقد ہوا۔ گزشتہ اجلاس شوریٰ کی کارروائی کے اہم نکات ارکان شوریٰ کے سامنے رکھے گئے۔ بعد ازاں ناظم حلقہ نے گزشتہ تین ماہ کی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ اجلاس میں توسیع دعوت کے ضمن میں حائل رکاوٹوں اور مشکلات کو دور کرنے کے بارے میں مختلف تجاویز پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ رفقاء میں دین کی دعوت واقامت کے جذبہ کو بڑھانے کے لئے اہل وعیال کو روزانہ دینی تعلیم سے روشناس کرائیں۔ دوران دعوت رفقاء کو کئے جانے والے ممکنہ سوالات کے جوابات تیار کرنے کے لئے جناب آذر بختیار خلجی' جناب غازی محمد وقاص' حافظ محمد عرفان اور جناب شیخ نوید احمد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

اس کمیٹی کے تجویز کردہ مواد کی روشنی میں اصول مرزا ایوب بیگ مرتب کریں گے۔ جنہیں ناظم اعلیٰ کی منظوری کے بعد رفقاء تک پہنچا دیا جائے گا۔ شب بیداری اور دو روزہ پروگراموں کے شیڈول ایک ماہ پیشگی رفقاء تک پہنچا دیئے جائیں گے۔ دیگر تنظیمی اور دعوتی امور کے بارے میں بھی ضروری مشورہ ہوا' نماز ظہر سے قبل یہ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ (رپورٹ : نعیم اختر عدنان)

لاہور وسطیٰ کا ماہانہ اجتماع

تنظیم اسلامی لاہور وسطیٰ کا ماہانہ دعوتی اجتماع ۱۲ مارچ کو مسجد الریاض ' الریاض کالونی لاہور میں نماز مغرب سے عشاء تک جاری رہا۔ سیرت محمدیؐ کے حوالہ سے منہاج محمدیؐ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے حافظ عرفان نے دور نبوی کے قبائلی نظام' جہاں سے آپؐ نے دعوت کا آغاز کیا اور جو مصائب آپؐ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اٹھانا پڑے۔ خاص طور پر شعب ابی طالب اور طائف کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ آنحضورؐ نے تمام تر دشواریوں کے باوجود مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجہ میں جزیرہ نما عرب پر اسلام کا غلبہ کرکے دکھایا۔

انہوں نے کہا کہ آج ہمیں اس درجہ کی دشواریاں نہیں ہیں جو اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیش آئیں۔ انہوں نے دور نبوی اور عصر حاضر کا فرق بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت کفار کے پاس سو تلواریں تو مسلمانوں کے پاس دس تلواریں تھیں۔ لیکن موجودہ حالات مختلف ہیں کیونکہ حکومت کے پاس منظم بحری' بری اور فضائی افواج ہیں جبکہ دسری طرف نہتے عوام۔ چنانچہ اب خالص اسلامی اصولوں پر قائم جماعت جو نظم کی خوگر ہو کی ایک معتدبہ تعداد پرامن مظاہروں کے ذریعے ہی انقلاب لا سکتی ہے۔ رفقاء کے علاوہ اٹھارہ احباب نے بھی شرکت کی۔ دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ : صغیر احمد)

تنظیم اسلامی ڈسکہ کے زیر اہتمام شب بسری پروگرام

۲۰/ مارچ کو مسجد گلزار مدینہ بھکڑیوالی میں شب بسری پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز درس قرآن سے ہوا۔ یہ درس سابق پرنسپل ڈگری کالج ڈسکہ جناب پروفیسر بشیر احمد وڑائچ نے دیا۔ اس درس میں پروفیسر صاحب نے انسان کی زندگی میں فکر آخرت کے اثرات اور ایمان بالآخرۃ کے موضوع پر سورۃ القیامہ کی روشنی میں مدلل گفتگو کی درس قرآن کے بعد دعوت رجوع الی القرآن کورس کے طالب علم جناب امان اللہ خان نے امت مسلمہ کی دینی ذمہ داریوں کے موضوع پر ایک فکر انگیز خطاب کیا۔

تنظیم اسلامی ڈسکہ کے امیر جناب محمد اشرف ڈھلوں نے مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ہمارے فرائض کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں رفقاء کے ساتھ تبادلہ خیالات کی نشست ہوئی۔ (رپورٹ : ڈاکٹر ظفر اللہ خان)

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کا سالانہ اجتماع

اجتماع میں شریک فیروزوالہ کی عظمیٰ وحید کے تاثرات

بروز منگل ۲۳/ مارچ ۹۹ء کو تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا سالانہ اجتماع قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہوا جس میں ۲۳/ مارچ کے حوالے سے خصوصی اور نمایاں خطاب امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا تھا (جس کو بیان کرنے کے لئے نہ تو میرے پاس ذخیرہ الفاظ ہے اور نہ ہی عقل وفہم کی وہ دسترس جو اس کے لئے ضروری ہے۔

زیر نظر پروگرام کا آغاز نو بجے ہوا۔ فیروزوالہ اسرہ نمبر ۷ کے زیر اہتمام ساٹھ کے لگ بھگ خواتین کا قافلہ تقریباً ساڑھے ۱۰ بجے قرآن آڈیٹوریم پہنچا۔ اس وقت ایک بچی نعت رسولؐ مقبول پڑھ رہی تھی۔ بہت سی خواتین شریک پروگرام تھیں مگر ابھی بھی نشستیں خالی تھیں یوں ہم بھی خالی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ نعت رسولؐ مقبول کے بعد تنظیم اسلامی کی ایک رفیقہ نے فلسفہ قربانی پر مفصل تقریر کی۔

ڈاکٹر اسرار صاحب اور مولانا مودودی کی صاحبزادی آپا حمیرہ مودودی نے اس خوبصورت انداز میں تقریریں فرمائیں کہ وہ دل کی گہرائیوں میں اتر گئیں۔ پہلے ان باتوں کا بالکل علم نہیں تھا جن کا انکشاف اس دن ڈاکٹر صاحب اور آپا حمیرا مودودی نے کیا۔ ایسے بزرگوں کی صحبت سے فیض یاب ہونے کی سعادت بہت قیمتی شے ہے۔ البتہ دین کو صحیح طریقے سے اور اس کے پورے لوازمات کے ساتھ سمجھنے اور پھر عمل کرنے کی ممکنہ حد تک سعی کرنا بھی لازم ہے۔

پاکستان کے لئے پہلے ہی سے ہر محب وطن کے دل میں جانفشانی کا جذبہ موجود ہے مگر ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد' جس میں انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کی مدد کے لئے جو فوجیں جائیں گی وہ مشرق سے یعنی پاکستان اور افغانستان کے علاقے سے جائیں گی' پاکستان سے محبت میں اور اضافہ ہوگیا کہ ہم کسی ایسے عظیم ملک کے باشندے ہیں جہاں سے اسلامی افواج عظمت اسلام کا جھنڈا سربلند کرنے کے لئے رخت سفر باندھیں گی۔

مولانا مودودیؒ کی دختر آپا حمیرا مودودی کے بیان میں اس قدر روانی اور فصاحت وبلاغت تھی کہ ان پڑھ شخص بھی بخوبی سمجھ جاتا ہے کہ وہ کیا سمجھانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے شرک کے ان پہلوؤں سے آگاہ کیا جن کا ارتکاب خواتین نادانی میں کرتی رہتی ہیں۔

پروگرام کے آخر میں یاسمین باجی نے درس دیا۔ ان کا انداز بیان کمال کا تھا۔ مگر وقت کی کمی کی وجہ سے پوری بات سامنے نہ آسکی۔ بہرکیف ان کا تھوڑا بیان بھی بہت مزے کا اور جامعیت سے بھرپور تھا۔ معظمی باجی کا تو جواب ہی نہیں انہوں نے بہت اچھی طرح سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ ڈسپلن بھی بہت اچھا تھا۔ مختصراً یہ کہ ڈاکٹر صاحب اور حمیرا آپا کے خطابات نے اس جلسے کو ایک کامیاب جلسہ بنا دیا۔ کھانے کا انتظام عمدہ تھا۔ بہت سلیقے سے لڑکیوں نے کھانے کے پیکٹ تقسیم کئے۔ یہ خوبصورت اور جامع پروگرام ۲ بجے ختم ہوگیا۔ اگر تنظیم اسلامی میں پڑھی لکھی اور نوجوان لڑکیاں پیش قدمی کریں تو حلقہ خواتین بہت زیادہ ترقی کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ نوجوانوں میں کام کرنے کا جذبہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

تنظیم اسلامی فیصل آباد
ٹانڈلیانوالہ میں دو روزہ پروگرام

پروگرام کے مطابق ۱۳/ فروری کو دس رفقائے گرامی نے ٹانڈلیانوالہ کے لئے بعد نماز عشاء ملک احسان الٰہی صاحب (امیر تنظیم فیصل آباد شرقی) کے گھر سے رات کا کھانا کھا کر سفر شروع کیا۔ ڈیڑھ گھنٹے کے سفر کے بعد ٹانڈلیانوالہ پہنچ گئے وہاں پر مقامی رفیق تنظیم خالد محمود اور طارق صاحب سے رفقاء نے ٹھہرنے کا بندوبست "مسجد فردوس اللہ والی" میں کیا۔ رفقاء نے حسب معمول صبح کے پروگرام ترتیب دے کر آرام کیا۔ نماز فجر کے بعد امام مسجد نے ہی درس قرآن دیا جس میں انہوں نے اللہ کی راہ میں رکاوٹوں پر صبر کرنے کے حوالے سے درس دیا۔ ساتھ والی مسجد رضا آباد میں ملک احسان الٰہی صاحب نے نماز فجر کے بعد درس دیا جس میں پندرہ احباب شریک ہوئے۔ مدرسہ نظامیہ عربیہ میں پروفیسر خان محمد صاحب نے ۲۰ افراد سے خطاب کیا۔

ناشتہ کے بعد رفقاء نے تین جماعتوں کی صورت میں بازاروں' سکولوں اور کالجوں کا رخ کیا۔ گورنمنٹ کالج ٹانڈلیانوالہ میں پروفیسر خان محمد صاحب نے دس پروفیسر حضرات سے خطاب کیا۔ بعد ازاں ایم سی ہائی سکول میں ۷ اساتذہ سے گفتگو ہوئی اور گورنمنٹ ہائی سکول میں آٹھ اساتذہ اور میٹرک کے ۱۰۰ طلبہ سے خطاب کیا۔

پروفیسر خان محمد صاحب نے دنیا کی زندگی کے بارے میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں انسان کو وقت کے گزرنے کا کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا طلبہ کو خاص طور پر وقت کی اہمیت اور اپنی زندگی کا رخ صراط مستقیم پر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ملک احسان الٰہی صاحب اور محمد رشید عمر کی امارت میں دیگر رفقاء تنظیم نے مختلف دکانداروں' سبزی منڈی کے لوگوں اور بازاروں' دفتر ٹیلی فون' مین بازار نزد لاری اڈہ میں لوگوں سے ظہر سے پہلے رابطہ کیا۔ ملک احسان الٰہی نے منڈی والی مسجد میں نماز ظہر کے وقت ۱۴/ احباب سے گفتگو کی۔ عصر تا مغرب لوگوں کو مسجد میں نماز مغرب کے بعد بیان سننے کی دعوت دی گئی۔ پروفیسر خان محمد صاحب نے مذکورہ مسجد میں نماز مغرب کے بعد بھرپور بیان کیا۔ بعد میں احسان الٰہی صاحب نے حماد صاحب کے ذریعے مفتی کفایت اللہ صاحب کے شاگرد اور ممتاز عالم دین مفتی مولانا عبدالقوی صاحب سے ملاقات کی جس میں جماعت اسلامی کے امیر محمد حسن بھی موجود تھے۔

دوسرے دن شہر کے سنٹر میں جلسہ تحریک خلافت نماز عصر تا مغرب منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً ۶۰ احباب نے شرکت کی۔ ٹانڈلیانوالہ میں تنظیم اسلامی کا تعارف بالکل نیا تھا۔ پروفیسر خان محمد صاحب کے بیان کے بعد محمد رشید عمر صاحب نے تنظیم اسلامی کا مقصد اور منشور بیان کیا۔ نماز مغرب سے چند منٹ پہلے دو روزہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس دو روزہ پروگرام میں مجموعی طور پر تقریباً سوا تین سو افراد سے تنظیم اسلامی کا تعارف ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین (رپورٹ : محمد فاروق نذیر)

جڑانوالہ شہر میں دو روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی کے رفقاء بعد مغرب دفتر حلقہ میں جمع ہوئے اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد رات دس بجے مرکزی جامع مسجد جڑانوالہ میں پہنچے۔ اگلے دن صبح مقامی تبلیغی جماعت کے ارکان سے ملاقات ہوئی۔

مرکزی مسجد سے نکلنے کے بعد غلہ منڈی کی مسجد اہل حدیث پہنچے۔ وہاں کی انتظامیہ نے فراخدلی کا ثبوت دیا۔ وہاں سے تقریباً ساڑھے دس بجے تین جماعتوں میں منقسم ہو کر دعوت کا آغاز کیا۔ مسجد ہذا میں نماز ظہر کے بعد پروفیسر خان محمد صاحب نے خطاب کیا۔ رشید عمر صاحب نے میونسپل کمیٹی والی مسجد میں نماز ظہر کے بعد خطاب کیا جو کہ ۲۵ احباب نے سنا۔ منڈی اور بازار میں ملک احسان الٰہی صاحب والی ٹیم نے تقریباً ۱۳۵ افراد سے ملاقات کی اور تنظیم کا مختصر تعارف کرایا۔ دوپہر کا کھانا اور آرام کرنے کے بعد دوبارہ گشت ہوا۔ بعد نماز مغرب پروفیسر خان محمد صاحب نے مذکورہ مسجد میں "عقیدہ توحید اور ایک بندۂ مؤمن کی ذمہ داریاں" کے حوالے سے خطاب کیا۔ نماز عشاء کے بعد مقامی احباب ضیاء اللہ صاحب اور ان کے بھائی عبداللہ صاحب کے تعاون سے ان کے ایک عزیز صادق صاحب کی بیٹھک میں تقریباً ایک گھنٹہ تک تنظیم کا تعارف اور "دینی ذمہ داریاں" کے حوالے سے بات ہوئی۔

۱۵/ مارچ نماز فجر کے بعد پروفیسر خان محمد صاحب نے سورۃ الصف کا درس مسجد ہذا میں دیا۔ جب کہ دوسری مسجد' جو بریلوی مکتبہ فکر کی ہے' میں ملک احسان الٰہی نے حب رسول اور اس کے تقاضے کے حوالے سے بات کی۔ جس میں تقریباً بیس افراد نے شرکت کی۔ پروفیسر خان محمد صاحب اور راقم نے گورنمنٹ کالج جڑانوالہ میں تقریباً ستر اساتذہ اور بی۔ اے کے طالب علموں سے ایک ہی نشست میں ملاقات کی۔ پروفیسر خان محمد صاحب نے "شعوری ایمان کا حصول بذریعہ قرآن مجید اور اس کے تقاضے" اور آخر میں انقلابی فکر کی حامل جماعت کا موجودہ دور میں اقدام کے مرحلے میں جانا اور اس کا طریقہ کار پر مفصل بیان فرمایا۔

ملک احسان الٰہی صاحب نے میونسپل کمیٹی کے دفاتر اور وکلاء حضرات سے بھرپور ملاقاتیں کیں۔ اس طرح جڑانوالہ کا دو روزہ پروگرام نماز عصر تک اپنے اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ : محمد فاروق نذیر)

تنظیم اسلامی کوئٹہ کا ایک روزہ پروگرام

۲۷/ فروری بروز ہفتہ' تنظیم اسلامی کوئٹہ کا ایک روزہ پروگرام نماز عصر سے شروع ہوا جس میں ۱۱ رفقاء نے شرکت کی۔ بعد نماز عصر عمر دراز صاحب نے ایک روزہ سے متعلق ضروری ہدایات رفقاء کے گوش گذار کیں۔ اس کے بعد چند رفقاء نے اہل محلہ کو دعوت دینے کے لئے گشت کیا۔ مغرب کی نماز کے بعد جاوید صاحب کے گھر پر درس ہوا۔ قاری شاہد اسلام صاحب نے "نجات کی راہ' سورۃ العصر کی روشنی میں" کے عنوان پر درس قرآن دیا' عشاء کی نماز ادا کرنے اور طعام کے بعد راقم الحروف نے رفقائے تنظیم سے بیعت کے حوالے سے مختصراً بات کی۔ خواجہ ندیم احمد نے سونے کے آداب بیان کئے۔ نماز تہجد میں انفرادی عبادات و ذکر اذکار سے فارغ ہونے کے بعد قریبی مسجد میں نماز فجر ادا کی گئی' نماز فجر کی ادائیگی کے بعد راقم نے درس حدیث دیا جس کا عنوان "توبہ کی حقیقت" تھا۔ نماز بمعہ ترجمہ کی تصحیح کے لئے ایک گھنٹہ مختص کیا گیا تھا' جس میں جاوید صاحب نے رفقاء سے نماز بمعہ ترجمہ سنی اور اس کی تصحیح فرمائی۔ مطالعہ لٹریچر "منہج انقلاب کے آخری مرحلے کا دور حاضر پر انطباق" کے عنوان سے تھا۔ عمر دراز صاحب نے پہلے اہم نکات پڑھ کر سنائے' پھر رفقاء سے ان کے بارے میں سوال جواب کئے۔ ہر اسرہ سے ایک ساتھی نے "دینی فرائض کا جامع تصور" کے عنوان پر ۱۵ سے ۲۰ منٹ گفتگو کی۔ گفتگو کرنے والوں میں محمد اسحاق' محمد طارق' عمر دراز صاحب اور محمد رضوان صاحب شامل تھے۔ نماز ظہر کے بعد آخری خطاب "تنظیم اسلامی کی دعوت" کے عنوان سے قاری شاہد اسلام بٹ نے کیا۔ (رپورٹ : عبدالسلام عمر)

ناظم ذیلی حلقہ ملاکنڈ ڈویژن کی سرگرمیاں

منفرد رفقاء سے ملاقاتوں کے سلسلہ میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ۶/ مارچ کو ناظم ذیلی حلقہ ملاکنڈ ڈویژن مولانا غلام اللہ خان حقانی بی بیوڑ گئے۔ رفقاء سے ملاقات کا پروگرام طے تھا' چنانچہ پہلے مرحلہ میں ہم بی بیوڑ کے مضافاتی گاؤں جبر گئے' جہاں رفیق تنظیم ڈاکٹر رحمت شاہ سے ملاقات ہوئی۔

جبر میں معاون تحریک خلافت حضرت ولی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ موصوف ایک دار العلوم میں طالب علم ہیں۔ اس کے بعد ہماری ملاقات عمر رازق (گاؤں شمر گار) سے ہوئی۔ جبر کے اس پروگرام میں دو دعوتی پروگرام بعد نماز مغرب اور بعد نماز عشاء ہوئے جن کے موضوعات "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" اور "عظمت قرآن" تھے۔ بعد نماز فجر منہج انقلاب نبویؐ" کے موضوع پر بات ہوئی۔ شرکاء نے اس موضوع کے ساتھ گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان دونوں پروگراموں میں مقرر کے فرائض غلام اللہ خان حقانی منعقد کئے۔ (رپورٹ : فاتح محمد)

سانحہ ارتحال

حاجی سید بادشاہ زادہ مہتمم جامعۃ العلوم الشرعیہ ۱۳/ مارچ ۹۹ء کو روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم تنظیم اسلامی اسرہ اوچ کے احباب میں سے تھے۔ اللہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں مقام بلند عطا فرمائے۔ آمین

کاروان خلافت منزل بہ منزل

حلقہ لاہور ڈویژن کی شوریٰ کا اجلاس

ناظم حلقہ جناب عبدالرزاق قمر کی زیر صدارت حلقہ لاہور ڈویژن کی شوریٰ کا اجلاس تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو میں اتوار ۱۴/ مارچ کو منعقد ہوا۔ گزشتہ اجلاس شوریٰ کی کارروائی کے اہم نکات ارکان شوریٰ کے سامنے رکھے گئے۔ بعد ازاں ناظم حلقہ نے گزشتہ تین ماہ کی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ اجلاس میں توسیع دعوت کے ضمن میں حائل رکاوٹوں اور مشکلات کو دور کرنے کے بارے میں مختلف تجاویز پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ رفقاء میں دین کی دعوت و اقامت کے جذبہ کو بڑھانے کے لئے اہل و عیال کو روزانہ دینی تعلیم سے روشناس کرائیں۔ دوران دعوت رفقاء کو کئے جانے والے ممکنہ سوالات کے جوابات تیار کرنے کے لئے جناب آذر بختیار خلجی' جناب غازی محمد وقاص' حافظ محمد عرفان اور جناب شیخ نوید احمد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

اس کمیٹی کے تجویز کردہ مواد کی روشنی میں اصول مرزا ایوب بیگ مرتب کریں گے۔ جنہیں ناظم اعلیٰ کی منظوری کے بعد رفقاء تک پہنچا دیا جائے گا۔ شب بیداری اور دو روزہ پروگراموں کے شیڈول ایک ماہ پیشگی رفقاء تک پہنچا دیئے جائیں گے۔ دیگر تنظیمی اور دعوتی امور کے بارے میں بھی ضروری مشورہ ہوا' نماز ظہر سے قبل یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ (رپورٹ : نعیم اختر عدنان)

لاہور وسطی کا ماہانہ اجتماع

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا ماہانہ دعوتی اجتماع ۱۲ مارچ کو مسجد الریاض ' الریاض کالونی لاہور میں نماز مغرب سے عشاء تک جاری رہا۔ سیرت محمدیؐ کے حوالہ سے منہاج محمدیؐ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے حافظ عرفان نے دور نبوی کے قبائلی نظام ' جہاں سے آپؐ نے دعوت کا آغاز کیا اور جو مصائب آپؐ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اٹھانا پڑے۔ خاص طور پر شعب ابی طالب اور طائف کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ آنحضورؐ نے تمام تر دشواریوں کے باوجود مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجہ میں جزیرہ نما عرب پر اسلام کا غلبہ کر کے دکھایا۔

انہوں نے کہا کہ آج ہمیں اس درجہ کی دشواریاں نہیں ہیں جو اس دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیش آئیں۔ انہوں نے دور نبوی اور عصر حاضر کا فرق بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت کفار کے پاس سو تلواریں تو مسلمانوں کے پاس دس تلواریں تھیں۔ لیکن موجودہ حالات مختلف ہیں کیونکہ حکومت کے پاس منظم بحری' بری اور فضائی افواج ہیں جبکہ دوسری طرف نہتے عوام۔ چنانچہ اب خالص اسلامی اصولوں پر قائم جماعت جو نظم کی خوگر ہو کی ایک معتدبہ تعداد پرامن مظاہروں کے ذریعے ہی انقلاب لا سکتی ہے۔ رفقاء کے علاوہ اٹھارہ احباب نے بھی شرکت کی۔ دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ : صغیر احمد)

تنظیم اسلامی ڈسکہ کے زیر اہتمام شب بسری پروگرام

۲۰/ مارچ کو مسجد گلزار مدینہ ھکڑیوالی میں شب بسری پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز درس قرآن سے ہوا۔ یہ درس سابق پرنسپل ڈگری کالج ڈسکہ جناب پروفیسر بشیر احمد وڑائچ نے دیا۔ اس درس میں پروفیسر صاحب نے انسان کی زندگی میں فکر آخرت کے اثرات اور ایمان بالآخرۃ کے موضوع پر سورۃ القیامہ کی روشنی میں مدلل گفتگو کی درس قرآن کے بعد دعوت رجوع الی القرآن کورس کے طالب علم جناب امان اللہ خان نے امت مسلمہ کی دینی ذمہ داریوں کے موضوع پر ایک فکر انگیز خطاب کیا۔

تنظیم اسلامی ڈسکہ کے امیر جناب محمد اشرف ڈھلوں نے مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ہمارے فرائض کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں رفقاء کے ساتھ تبادلہ خیالات کی نشست ہوئی۔ (رپورٹ : ڈاکٹر ظفر اللہ خان)

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کا سالانہ اجتماع

اجتماع میں شریک فیروز والہ کی عظمیٰ وحید کے تاثرات

بروز منگل ۲۳/ مارچ ۹۹ء کو تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا سالانہ اجتماع قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہوا جس میں ۲۳/ مارچ کے حوالے سے خصوصی اور نمایاں خطاب امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا تھا (جس کو بیان کرنے کے لئے نہ تو میرے پاس ذخیرہ الفاظ ہے اور نہ ہی عقل و فہم کی وہ دسترس جو اس کے لئے ضروری ہے۔

زیر نظر پروگرام کا آغاز نو بجے ہوا۔ فیروز والہ اسرہ نمبر ۱۷ کے زیر اہتمام ساٹھ کے لگ بھگ خواتین کا قافلہ تقریباً ساڑھے ۱۰ بجے قرآن آڈیٹوریم پہنچا۔ اس وقت ایک بچی نعت رسولؐ مقبول پڑھ رہی تھی۔ بہت سی خواتین شریک پروگرام تھیں مگر ابھی بھی نشستیں خالی تھیں یوں ہم بھی خالی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ نعت رسولؐ مقبول کے بعد تنظیم اسلامی کی ایک رفیقہ نے فلسفہ قربانی پر مفصل تقریر کی۔

ڈاکٹر اسرار صاحب اور مولانا مودودی کی صاحبزادی آپا حمیرہ مودودی نے اس خوبصورت انداز میں تقریریں فرمائیں کہ وہ دل کی گہرائیوں میں اتر گئیں۔ پہلے ان باتوں کا بالکل علم نہیں تھا جن کا انکشاف اس دن ڈاکٹر صاحب اور آپا حمیرا مودودی نے کیا۔ ایسے بزرگوں کی صحبت سے فیض یاب ہونے کی سعادت بہت قیمتی شے ہے۔ البتہ دین کو صحیح طریقے سے اور اس کے پورے لوازمات کے ساتھ سمجھنے اور پھر عمل کرنے کی ممکنہ حد تک سعی کرنا بھی لازم ہے۔

پاکستان کے لئے پہلے ہی سے ہر محب وطن کے دل میں جانفشانی کا جذبہ موجود ہے مگر ڈاکٹر صاحب کے خطاب کے بعد' جس میں انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کی مدد کے لئے جو فوجیں جائیں گی وہ مشرق سے یعنی پاکستان اور افغانستان کے علاقے سے جائیں گی' پاکستان سے محبت میں اور اضافہ ہو گیا کہ ہم کسی ایسے عظیم ملک کے باشندے ہیں جہاں سے اسلامی افواج عظمت اسلام کا جھنڈا سربلند کرنے کے لئے رخت سفر باندھیں گی۔

مولانا مودودیؒ کی دختر آپا حمیرا مودودی کے بیان میں اس قدر روانی اور فصاحت و بلاغت تھی کہ ان پڑھ شخص بھی بخوبی سمجھ جاتا ہے کہ وہ کیا سمجھانا چاہتی ہیں۔ انہوں نے شرک کے ان پہلوؤں سے آگاہ کیا جن کا ارتکاب خواتین نادانی میں کرتی رہتی ہیں۔

پروگرام کے آخر میں یاسمین باجی نے درس دیا۔ ان کا انداز بیان کمال کا تھا۔ مگر وقت کی کمی کی وجہ سے پوری بات سامنے نہ آ سکی۔ بہرکیف ان کا تھوڑا بیان بھی بہت مزے کا اور جامعیت سے بھرپور تھا۔ معظمی باجی کا تو جواب ہی نہیں انہوں نے بہت اچھی طرح سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ ڈسپلن بھی بہت اچھا تھا۔ مختصراً یہ کہ ڈاکٹر صاحب اور حمیرا آپا کے خطابات نے اس جلسے کو ایک کامیاب جلسہ بنا دیا۔ کھانے کا انتظام عمدہ تھا۔ بہت سلیقے سے لڑکیوں نے کھانے کے پیکٹ تقسیم کئے۔ یہ خوبصورت اور جامع پروگرام ۲ بجے ختم ہو گیا۔ اگر تنظیم اسلامی میں پڑھی لکھی اور نوجوان لڑکیاں پیش قدمی کریں تو حلقہ خواتین بہت زیادہ ترقی کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ نوجوانوں میں کام کرنے کا جذبہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

[illegible]
نمبر: 127
جلد 8، شمارہ 13
مقام اشاعت: 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03
[illegible]

مراحل انقلاب کے نقطہ نگاہ سے سیرتِ مطہرہ کا ایک منفرد مطالعہ

اسلامی انقلاب کیلئے سرگرم عمل افراد کیلئے مشعل راہ

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ ' کے گیارہ خطبات پر مشتمل کتاب

منہجِ انقلابِ نبویؐ

کا نیا ایڈیشن ' جو حسن ظاہری ہی نہیں حسن معنوی کے اعتبار سے بھی سابقہ ایڈیشن پر فوقیت رکھتا ہے ' چھپ کر آگیا ہے

دیدہ زیب کمپیوٹر کمپوزنگ ' عمدہ طباعت ' چار رنگوں میں شائع شدہ خوبصورت سرورق

صفحات : 376 قیمت مجلد : 160 روپے ' غیر مجلد : 140 روپے

شائع کردہ : مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن ' 36۔ کے ' ماڈل ٹاؤن لاہور

[illegible]

امیر تنظیم اسلامی حلقہ سندھ محمد نسیم الدین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ طاقت کا بے جا استعمال نہ صرف حکمرانوں کے اقتدار کے زوال کا سبب بنتا ہے بلکہ یہ ملک و قوم کیلئے بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ سقوط ڈھاکہ اس کی واضح مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نے بھی طاقت کا بے جا استعمال روا رکھا ہوا ہے جس کی تازہ مثالیں جماعت اسلامی کے اجتماع لاہور میں لاٹھی چارج اور آنسو گیس کی شیلنگ ' کراچی میں ماورائے عدالت ہلاکتیں اور اب طلبہ و طالبات پر اندھادھند لاٹھی چارج ہیں۔ پولیس کے اعلیٰ حکام کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور انہیں اپنے مظالم کیلئے جواب دہی کرنی پڑے گی۔

ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے!

"متحدہ اسلامی انقلابی محاذ" کی تشکیل کے ضمن میں

راولپنڈی ' پشاور ' فیصل آباد ' کراچی اور لاہور میں کامیاب انعقاد کے بعد ــــ اب چھٹی

منہاج مُحمّدیؐ کانفرنس

ان شاء اللہ اتوار 11۔ اپریل صبح 9:30 ' چلڈرن اکیڈمی ہال ' کوئٹہ میں منعقد ہوگی

جس سے حسب ذیل زُعمائے ملت خطاب فرمائیں گے :

① حافظ حسین احمد ' (جنرل سیکرٹری ' جے یو آئی)
② مفتی غلام محمد قادری ' (صوبائی صدر ' جے یو پی)
③ مولانا عبدالحق ' (امیر جماعت اسلامی ' بلوچستان)
④ قاری محمد یونس ' (صوبائی امیر تنظیم الاخوان)
⑤ ڈاکٹر غلام عباس قادری ' (منہاج القرآن)

زیر صدارت : **ڈاکٹر اسرار احمد** امیر تنظیم اسلامی

الممعلن : شاہد اسلام بٹ ' امیر تنظیم اسلامی کوئٹہ (فون : 842969)